ہندو ذہنیت

متحدہ قومیت کے اس سراسر جھوٹے دعوے پر جو قومی' جمہوری' لادینی اسٹیٹ بنایا جائے گا وہ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں مسلمانوں کے لیے تو بلاشبہ غیر مسلم اسٹیٹ ہو گا' مگر ہندوؤں کے لیے لازم نہیں کہ وہ غیر ہندو اسٹیٹ ہو' بلکہ اپنی اکثریت کے بل پر وہ اس کو ایک ہندو اسٹیٹ بنا سکتے ہیں' اور واقعات سے روز بروز عیاں ہوتا جارہا ہے کہ وہ ایسا ہی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے لیے بھی میں صرف ایک صوبے کے چند واقعات بطور نمونہ پیش کروں گا۔

۱۔ سی پی کی کانگریسی حکومت کے تحت تعلقہ بورڈ چاندور کا ہندو چیرمین ۲۴ر ستمبر ۱۹۳۸ کو تمام مدارس کے نام سرکلر (نمبر ۳۴۶) جاری کرتا ہے جس میں حکم دیا جاتا ہے کہ ۲ر اکتوبر کو مہاتما گاندھی کی سالگرہ کے دن بچے اور استاد سب مل کر ان کی تصویر کی پوجا کریں۔ یہ سرکلر بلاامتیاز ہندو و مسلم سب مدارس کو سرکاری طور پر بھیجا جاتا ہے اور اس پر کوئی باز پرس نہیں ہوتی۔

۲۔ اسی صوبے کی کانگریسی حکومت محکمہ پولیس کے حکام کو (جن میں ہندو اور مسلمان سب شامل ہیں) ہدایت نامہ بھیجتی ہے کہ جس جلسے یا تقریب میں "بندے ماترم" کا گیت گایا جائے اور وہ وہاں موجود ہوں تو انھیں بھی عام حاضرین کے ساتھ قیام تعظیمی کرنا چاہیے۔ اس واقعے کو خود وزیر اعظم نے اپنے ایک پریس نوٹ میں تسلیم کیا ہے۔ (ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۸)

۳۔ ساگر (صوبہ متوسط) کی میونسپل کمیٹی کا صدر' مسلمان طلبہ کو تنبیہ کرتا ہے کہ اگر وہ بندے ماترم گانے میں شریک نہ ہوں گے تو انھیں مدرسے سے نکال دیا جائے گا۔ اس واقعے کو بھی خود سی پی کے وزیر اعظم نے مذکورہ بالا پریس نوٹ میں تسلیم کیا ہے۔

۴۔ اسی صوبے کے ایک سرکاری مدرسے میں انجمن ترقی اردو کے نمایندے نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مسلمان بچے ہندو بچوں کے ساتھ مل کر سرسوتی کی پوجا کر رہے تھے' اور ان کو سلام کرنے کے بجائے ہاتھ جوڑ کر "جے رام جی کی" کہنا سکھا دیا گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو مولوی عبدالحق صاحب سیکرٹری انجمن ترقی اردو کا خط گاندھی جی کے نام' اخبار پیام' مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۸)

---- ان واقعات کے علاوہ بہار' یوپی' مدراس اور سی پی میں قربانی گاؤ کو حکماً بند کرنے اور ہندی کو "ہندستانی" کے پرفریب نام کی آڑ میں بزور رائج کرنے اور زبان سے عربی و فارسی کے زبان زد عام الفاظ کو نکال کر نئے غیرمانوس الفاظ گھڑنے اور سرکاری ملازمتوں میں کھلم کھلا امتیاز برتنے کے واقعات اس قدر کثیر ہیں کہ ان سب کو یہاں نقل کرنا موجب تطویل ہو گا۔ جو کچھ ہمیں ثابت کرنا تھا اس کے لیے مذکورہ بالا شواہد کافی ہیں۔ (مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش' سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ' ترجمان القرآن' جلد ۱۳' عدد ۲' ۳' ۴' شعبان' رمضان' شوال' ۱۳۵۷ھ' اکتوبر' نومبر' دسمبر ۱۹۳۸ء)